محمد اسحٰق بھٹی

ایک فقہی مخطوطہ

فتاویٰ قراخانی

فتاویٰ قراخانی ایک فقہی مخطوطہ ہے جو فقہِ احناف کے مسائل پر مشتمل ہے اور فارسی زبان میں ہے اس کا ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے شیرانی کلکشن میں ہے جس کا نمبر ۴۷۲۵/۱۶۸۲ ہے۔ یہ نسخہ اس وقت ہمارے پیشِ نگاہ ہے۔ جیسا کہ اس کے آغاز میں بتایا گیا ہے یہ مولانا امام ہمام صدر الملت والدین یعقوب مظفر کرامی (یا کرمانی) کا تصنیف کردہ ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کا یہ مخطوطہ ۲۶۲ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کا سائز ۷" × ۴، ۱۰" ہے اور ۱۳ سے ۲۳ تک سطور ہیں۔ آخری صفحہ پر اس مخطوطہ کے کاتب کا نام اسمٰعیل عماد قاسم احمد قریشی مرقوم ہے، جو بوقت ظہر بدھ کے روز یکم محرم ۹۳۶ھ کو اس کی کتابت سے فارغ ہوا۔ صفحۂ اوّل پر اس مخطوطہ کا نام "فتاویٰ قرآن خوانی" تحریر کیا گیا ہے۔

مخطوطہ میں جہاں حرفِ "س" آیا ہے اس دور کی کتابت کے رواج کے مطابق اس کے نیچے تین نقطے ڈالے گئے ہیں۔ اسی طرح "گ" کو "ک" اور "چ" کو "ج" لکھا گیا ہے۔

فتاویٰ قراخانی شروع سے آخر تک جواب و سوال کی صورت میں ہے۔ سوال کے لیے مصنف نے لفظ "استفتا" استعمال کیا ہے۔ یعنی مصنف جس مسئلہ کو زیرِ بحث لاتے ہیں، عنوان قائم کر کے پہلے اس کے بارے میں بصورتِ "استفتا" ایک سوال اُٹھاتے ہیں۔ پھر اس کا جواب دیتے ہیں۔ جواب فقہ حنفی کی مختلف کتابوں کے حوالے سے دیئے گئے ہیں۔ اصل کتاب فارسی میں ہے لیکن مسئلہ زیرِ بحث سے متعلق جس کتاب کا حوالہ دینا مقصود ہو اس کی اصل عبارت (عربی ہو یا فارسی) درج کرتے ہیں۔

فہرست مضامین

مخطوطہ کے مندرجات و مشمولات کی فہرست یہ ہے:

کتاب الطہارت	فصل فی الماء المستعمل
باب فی الغسل	فصل فی مسائل شتیٰ۔

فصل الآبار
باب المسح
باب التیمم
کتاب الصلوٰۃ
باب الاذان
باب صفۃ الصلوٰۃ
باب (ما)[1] یفسد الصلوٰۃ
باب سجدۃ التلاوۃ
باب العیدین
باب الجمعۃ
باب التراویح
باب الجنائز
باب صلوٰۃ المسافر
کتاب الزکوٰۃ
باب صدقۃ الفطر
باب الصوم
کتاب الاعتکاف
باب الحج
باب الفاظ الکفر
باب النکاح
باب المہر
باب حرمۃ المصاہرۃ

باب نکاح اہل الشرک
باب الرضاع
کتاب الطلاق
باب الاستفسار - باب ایقاع الطلاق
فصل فی التوکیل بالطلاق
باب ما فیہا تجدید الطلاق - (اس کے بعد کتاب میں باب الخلع ہے لیکن فہرست میں نہیں ہے)
باب العدۃ
باب الاعتاق
باب المکاتب
فصل فی العبد
باب الحضانۃ
باب النفقات
کتاب الایمان
باب الیمین فی المساکنۃ
باب الیمین فی الدخول
فصل الیمین فی الخروج
کتاب الحدود
باب الوطی
باب التعزیر
باب السرقۃ
کتاب السیر والبغاۃ

---

[1] مایفسد الصلوٰۃ چاہیے - کتاب میں "ما" کا لفظ نہیں ہے -

کتاب اللقیط — کتاب الجزیہ والخراج

کتاب اللقطہ — کتاب الاباق

کتاب المفقود — باب الشرکۃ — باب الوقف

آغاز

کتاب کا آغاز اس تمہید سے ہوتا ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حمد وسپاس وثنائے (بے)[۲] قیاس مر علیم مطلق و مکیل[۳] برحق تقدست اسماءہ وتعالیٰ کبریاؤہ را کہ قوام دین مسلما[۴] نی بو ثبات ملت یمانی[۵] بہ بیان علماء دین دار و فتوی فقہاء شرع شعار منوط و مربوط گردانید و بقائے عالم و مقام نسل بنی آدم با ظہار حلال وحرام واشاعت شرائع و احکام متعلف[۶] کرد و تحف صلوات نامیہ وظرف تحیات زاکیہ بر نگینہ خاتم رسالت و طراز کسوت جلالت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کہ مبین قوانین شریعت و مقرر براہین حکمت بود و اطراد اعمال دین و دولت و استقامت امور ملکی و ملت بمتابعت افعال و اقوال و متابعت عادات واحوال بازگشت و عزت تسلیمات بر آل و اصحاب و عترت و احباب او کہ محیط روایت و ینابیع درایت وعیون ہدایت بودہ اند رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

وبعد بر ضمائر جہانیاں و خواطر عالمیان چوں آفتاب روشن است کہ جوامع ہمت و نواعت نہمت خسرو دین دار سلطان شرع شعار محی آثار شریعت ماہی[۷] رسوم بدعت مظہر دین مسلمانی معلی معالم ملت ایمانی ناصب رایات ملک داری۔ رافع بنائے شہریاری، ناشر صحائف العدل والاحسان، ناسخ رایات الکفر والطغیان الواثق بتائید الرحمٰن ابو المظفر فیروز شاہ تغلق السلطان۔

آنکہ عالم را ز سر آباد کرد ! دفع شور و فتنہ و بیداد کرد
ہر کہ از عالم شنید او را نواخت کارہائے عالماں از زر بساخت
قدر عالم و عالماں چنداں فزود کانچناں در ہیچ دور نہ بود[۸]

---

۲ کاتب نے ثنائے قیاس لکھا ہے۔ "ثنائے بے قیاس" ہونا چاہیے۔
۳ معلوم ہوتا ہے یہ کتابت کی غلطی ہے۔ "ملیک" ہونا چاہیے۔
۴ مخطوطہ میں "دین مسلما" لکھا ہے۔ "دین مسلمانی" ہونا چاہیے۔
۵ "ثبات ملت یمانی" کے بجائے "ثبات ملت ایمانی" ہونا چاہیے۔ ۶ یہ لفظ دراصل "مکلف" ہے۔
۷ "ماہی" کے بجائے "ماحی" ہونا چاہیے۔ ۸ ان اشعار کے آگے تین شعر اور ہیں جن کے مصرعہائے ثانی پوری طرح پڑھے نہیں جاسکے۔

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و اعلیٰ امرہ و شانہ در اعلائے اعلام شریعت و اظہار آثار سنت و تمہید قواعد دین و تاسیس معاقد یقین موقوف و مصروف است و ہموارہ از کمال دین داری و دفور نیکوکاری چناں خواستہ بود کہ جمہور امور ملکی و ملتی جملگی اعمال دین و دولت بموجب فتویٰ علمائے وافر دیانت و اقوال فقہائے متوافر صیانت با مضائے رسد و عقود مناکحات و معاملات و جمع و خراج و محصلات و قطع دعاوی و خصومات و استیفائے حدود و قصاص و ایصال حقوق بعام و خاص بر نہج شرع محمدی و سنن سنت احمدی جاری کرداند (گرداند) و کتب کہ منافع آن بخاص و عام و فوائد آں بکافۂ اہل الاسلام عائد باشد در عہد میمون و نوبت ہمایون کہ او خیر العہود پادشاہانِ روئے زمین و احسن القرون خسروان سپہر تمکین است۔ تالیف و تصنیف میشود و بر حکم الناس علیٰ دینِ ملوکہم اعیانِ مملکت و ارکان سلطنت بنائے مصالح بر اساس فتویٰ علمائے دین دار و فقہائے مرضی آثار میکنند بریں قضیت بندہ درگاہ (درگاہ) خداگیاں قبول قرآن خواں را چناں معلوم شد کہ مولانا امام ہمام صدر الملت والدین یعقوب مظفر کرامی (کرمانی)۔

کتاب در فقہ جامع جمیع ابواب و اقسام شامل کثیر مسائل و احکام از نود و ہشت کتاب[۹] معتبر و تصانیف معتمد کہ علمائے متیقن و فقہائے متدین را در صحت آن مجال و در اعتبار آں محل ریبت نتواند بود جمع کردہ و روایاتِ صحیح و مختار را کہ اغلب اغراض و مطلوب عموم خلائق و جمہورِ طوائف بداں تعلق دارد در آں ثبت گردانیدہ و عیون مسائل و صور واقعات بعبارت فارسی در صورت فتویٰ و جواب آوردہ و از مرجوح و نادر و ضعیف و غیر صحیح احتراز و اجتناب واجب دیدہ و پیش از آنکہ کتاب مذکور از سواد ظلمت بنور بیاض رسد و تنقیح و ترتیب و تصحیح و تہذیب آنجا مد و کتب و ابواب بر محل خود استقامت یابد مؤلف کتاب بدارِ آخرت قرار گرفت و سواد مذکور بدست بعضے از ورثہ افتاد و سالہا با نا ایں گنج را در زیر زمین مدفون می داشت و بدیں سبب کتاب مذکور چوں شریعت منسوخ و تقویم پارینہ مہجور و متروک ماندہ بود و ہیچکس از علما ایں کتاب محفوظ[۱۰] و بہرہ مند نمی شد۔ بندہ درگاہ بلطف حسن و احسان و نہج شریعت از ورثۂ مولانا مرحوم بیروں آوردہ و از حیز تلف و ضیاع در معرض فائدہ و انتفاع رسانیدہ و طبقۂ علما و زمرۂ فقہا را جمع کرد تا در ترتیب و تصحیح و تبویب و توضیح آں مبالغت نمودند و ظلمت سواد را بروشنائی بیاض آوردند

---

۹ یہاں کتاب سے کتب مراد ہے۔

۱۰ "محفوظ" کے بجائے "محظوظ" پڑھنا چاہیے۔

تا ہر کسے صورت مقصود و چہرۂ مطلوب خویش در آئینۂ حصول مشاہدہ و معاینہ بیند و خواص و عوام را در معرفت حکم شرع ہیچ اشکالے و اشتباہے نماند و بدعا دوام مملکت و قوام سلطنت ایں بادشاہ علماء پرور مشغول گردد۔ حق تبارک و تعالیٰ بفضلِ عمیم و احسانِ قدیم ثواب و ثمرات و مبامن و مشومات کہ فائدہ عالمیان از مطالع و عمل باحکام ایں کتاب حاصل شود بایام دولت و اعوام سلطنت بادشاہ دین پناہ واصل و متواصل گرداند و حسن سعی بندہ درگاہ را سبب نجات و وسیلت احراز سعادات کند بحرمت النبی و آلہ الامجاد۔

ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد و شکر اور بے اندازہ ثنائے برحق صاحبِ مرتبہ ابدالدہر و مالکِ مطلق (جس کے نام پاکیزہ ہیں اور جس کی کبریائی بہت بلند ہے) کے لیے مخصوص ہے۔ جس نے دینِ مسلمانی اور ملتِ ایمانی کے قیام و بقا کو متدین علما کی تشریح اور متشرع فقہا کے فتووں کے ساتھ وابستہ کیا۔ دنیا اور بقائے نسلِ انسانی کو حلال و حرام کے اظہار اور احکامِ شرعی کی اشاعت کا مکلف ٹھہرایا۔ نمو پذیر اور پاکیزہ درود و رحمت کے نادر تحائف محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نگینۂ خاتمِ رسالت اور طرازِ کسوتِ جلالت ہیں۔ علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ۔ آپ ہی کی ذاتِ اقدس قوانینِ شریعت کی تشریح اور دلائلِ حکمت کو مستحکم کرنے والی ہے۔ آپ نے اپنے قول و فعل سے دین و دنیا اور ملکی و ملی امور کو استقامت بخشی۔ اور تسلیمات آپ کے آل و اصحاب اور عترت و احباب پر جو روایات کے عمیق سمندر، درایت کے عیونِ جاریہ اور ہدایت کی بہتی ہوئی نہریں ہیں۔

امّا بعد! اہلِ دنیا کے دلوں پر یہ چیز آفتاب کی طرح روشن ہے کہ ابو المظفر سلطان فیروز شاہ تغلق خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ و علی امرہٖ و شانہٗ جو آثارِ شریعت کو زندہ کرنے والا، رسومِ بدعت کو مٹانے والا، دینِ مسلمانی کو ظاہر کرنے والا، ملتِ ایمانی کا جھنڈا بلند کرنے والا، عَلَمِ حکومت کو نصب کرنے والا، شہریاری کی عمارت کو بالا کرنے والا، عدل و احسان کے صحیفوں کو پھیلانے والا، کفر و طغیان کے جھنڈوں کو سرنگوں کرنے والا، تائیدِ خداوندی سے استحکام حاصل کرنے والا ہے وہ عَلَمِ شریعت کو بلند کرنے، آثارِ سنت کو ظاہر کرنے اور قواعدِ دین و یقین کی بنیاد کو مضبوط کرنے میں مصروف و منہمک ہے۔

ترجمہ اشعار:- وہ جس نے ایک جہان کو آباد کیا اور فتنہ اور جور و ظلم کو ختم کیا۔

دنیا میں جس نے بھی اس کے بارے میں سنا، اس کی تعریف کی۔ اور دنیا کی ضروریات کو اس نے پورا کیا۔

اہلِ علم کی توقیر اس قدر بڑھی کہ کسی دَور میں بھی ان کی اس درجہ توقیر و تکریم نہ تھی۔
وہ اس بات کا خواہاں ہوا کہ کمالِ دین داری و نیکوکاری کے پیشِ نظر تمام ملکی امور اور اعمالِ دین و دولت کو علما و فقہا کے فتاوی و اقوال کے ساتھ محفوظ کر لیا جائے اور مناکحت، معاملات، خراج و محصولات، دواعی و خصومات، اجرائے حدود و قصاص اور عام و خاص کی حق رسی کا سلسلہ شرعِ محمدیہ اور سنتِ احمدی کے مطابق جاری ہو اور ایسی کتاب معرضِ تالیف میں لائی جائے جو عوام و خواص اور تمام اہلِ اسلام کے لیے فائدہ مند ہو اور جو تمام دنیا کی سلطنتوں کو بھی بہرہ مند کر سکے اور بمقولۂ الناس علی دین ملوکہم ارکانِ سلطنت کے مصالح بھی اس میں ہوں اور اس کتاب کی اساس علما و فقہا کے فتاوے ہوں۔

اس فیصلے کے بعد بندہ درگاہ قبول قرآں خاں کو معلوم ہوا کہ مولانا صدر الملت والدین یعقوب مظفر کرمانی نے فقہ کے بارے میں ایک ایسی کتاب تصنیف کی ہے جو تمام ابواب اور بے شمار احکام و مسائل پر مشتمل ہے اور علمائے متقین اور فقہائے معتبرین کی تصنیف شدہ ۹۸ کتابوں کا نچوڑ ہے، جس کی صحت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں اور اس میں صحیح و مختار روایات کی جن سے مصالحِ عامہ وابستہ ہیں، درج کر دیا گیا ہے اور کتاب کو فارسی زبان میں فتوی و جواب فتوی کی شکل میں مرتب کیا گیا ہے اور ضعیف اور غیر صحیح سے احتراز کیا گیا ہے۔ قبل اس کے مسودہ مبیضہ کی صورت اختیار کرتا اور اس کی تنقیح، ترتیب، تصحیح اور تہذیب کی جاتی اور اصل ماخذ اور ان کے ابواب سے مقابلہ کیا جاتا، مؤلف کتاب انتقال کر گئے۔

مؤلف کتاب کی وفات کے بعد، یہ کتاب ان کے ورثا کے قبضہ میں چلی گئی جو سالہا سال بے مصرف پڑی رہی۔ چونکہ یہ شریعت منسوخہ اور تقویم پارینہ کی طرح بے کار پڑی رہی۔ اس لیے اس سے کوئی شخص بھی فائدہ نہ اٹھا سکا۔ بندۂ درگاہ نے مؤلف مرحوم کے ورثا سے اس کتاب کو کسی طرح حاصل کر لیا اور اس کے ضائع ہونے کی بجائے، افادۂ عام کے لیے علما و فقہا کی ایک جماعت کو جمع کیا اور مزید ترتیب تصحیح اور تہذیب و توضیح کی انتہائی کوشش کی اور وہ اس مسودہ کو مبیضہ کی صورت میں لے آئے تاکہ ہر شخص اپنے مطلوبہ مسائل کو آسانی سے اس کتاب کے آئینہ میں دیکھ سکے اور عوام و خواص میں کسی کو حکم شرع معلوم کرنے میں کوئی دشواری اور اشتباہ نہ پیدا ہو اور وہ سب اس فرمانروائے علما پرور کی سلطنت کے حق میں ہمیشہ دعا گو رہیں۔

اللہ تعالی اس ہمہ گیر فائدہ کا اجر جو اس کتاب سے حاصل ہوا اس سلطنت کے فرماں روا کو پہنچائے

اور بندہ درگاہ کو بطفیلِ نبی و آلِ نبی نجات و سعادت سے سرفراز فرمائے ۔

انڈیا آفس لائبریری کا مخطوطہ

یہ مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری میں بھی ہے جس کا نمبر ۱۷۹۲ ہے۔ اس کے بارے میں انڈیا آفس لائبریری کے کیٹلاگ میں مرقوم ہے ۔

یہ مخطوطہ عہدِ عالمگیری کا کتابت شدہ ہے تاریخ کتابت ۱۲۔ ذوالقعدہ ۱۰۹۹ھ (۸۔ستمبر ۱۶۸۸ء) ہے۔ اس کی کتابت سید محمد معصوم الشاہدی الگرویزی الرضوی اور سید عبدالقادر وغیرہ نے کی ہے۔ یہ مخطوطہ اسلام کے دیوانی اور فقہی فیصلوں کے مختلف ضمنی ابواب پر مشتمل ہے اور بغیر کسی تمہید کے اس کا آغاز ہوتا ہے ۔ کتاب جن مسائل کو محیط ہے وہ اس کی اندرونی تحریر سے واضح ہوجاتے ہیں۔ اس کے عنوانات کو لفظ "کتاب" پر تقسیم کیا گیا ہے اور بعض مقامات پر "کتاب" کے تحت ضمنی ابواب قائم کیے گئے جن میں فقہی فیصلے دیے گئے ہیں کتاب کی ایک فہرست مضامین بھی ہے۔ یہ کتاب مسلسل سوالات (استفتا) کی شکل میں لکھی گئی ہے جو ایسے شخص سے کیے گئے ہیں جو فقہی قوانین پر عبور رکھتا ہے۔ ان سوالات (استفتا) کا جواب فیصلوں کی شکل میں دیا گیا ہے یعنی سوال (استفتا) کا جواب دینے والے کی رائے فیصلے کی صورت میں ہے اور وہ کتاب کا اصل متن ہے۔ کتاب کی فہرستِ مضامین یہ ہے :

کتاب البیوع ۔ باب خیار العیب ۔ باب بیع الفاسد ۔

باب الاقالۃ ۔ باب بیع الفضولی ۔ باب السلم ۔ باب الکفالۃ ۔ باب الصرف ۔

کتاب الحوالۃ ۔ کتاب القضاء ۔ باب کتاب الحبس ۔

کتاب القضاء بالمواریث ۔ باب الرجوع عن القاضی الی القاضی ۔

کتاب الشہادۃ

کتاب الوکالۃ ۔ باب الوکیل بالبیع والشراء فصل فی الشراء ۔ باب الخصومۃ والقبض ۔ باب الیمین ۔

کتاب الدعوی ۔ باب التناقض والدفع ۔ فصل فی الابراء ۔

کتاب الاقرار ۔ باب فیما یکون اقرارا و فیما لا یکون ۔

کتاب الاستثناء ۔ کتاب الصلح ۔ کتاب المضاربۃ ۔ کتاب الودیعۃ ۔ کتاب العاریۃ ۔ کتاب الہبۃ ۔

کتاب الاجارۃ ۔ کتاب الولاء ۔ کتاب الاکراہ ۔ کتاب الحجر ۔ کتاب المأذون ۔ کتاب الغصب ۔

کتاب المشفقہ۔ کتاب القسمۃ۔ کتاب المزارعۃ۔ کتاب الصید والذبائح فیما یحل اکلہ ومالا یحل۔
کتاب الاضحیۃ۔ کتاب احیاء الموات۔ کتاب الاشربۃ۔ کتاب الکراہیۃ۔ کتاب الرہن۔
کتاب الجنایات۔ باب مایوجب القصاص ومالا یوجب۔ باب جنایۃ البہائم۔
کتاب الدیات۔ کتاب القسامۃ۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الخنثیٰ۔ کتاب مسائل المتفرقۃ۔
کتاب الفرائض [۱۱]

معلوم ہوتا ہے انڈیا آفس لائبریری کا یہ نسخہ ناقص ہے اور پھر اس میں ایسے عنوانات بھی ہیں جو پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے مخطوطہ میں نہیں پائے جاتے۔ انڈیا آفس لائبریری کے کیٹلاگ میں مصنف کے نام کا ذکر بھی نہیں کیا گیا۔

ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کا نسخہ

فتاویٰ قراخانی کا نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں بھی ہے، جس کا تعارف کراتے ہوئے ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے کیٹلاگ میں بتایا گیا ہے کہ: اس کا پہلا حصہ صدر الدین یعقوب مظفر کھرامی نے لکھا اور مرتب کیا۔ دوسرا [۱۲] حصہ بھی اسی نے لکھا لیکن اسے مرتب نہ کر پایا تھا کہ وفات پا گیا اور اس کی تدوین و ترتیب قبول قراخان نے کی اور موجودہ شکل میں قبول قراخاں نے ہی اسے پیش کیا۔ فقہ فیروز شاہی کے پیش لفظ میں بھی اسی طرح مرقوم ہے اور لکھا ہے کہ فقہ فیروز شاہی بھی اسی مصنف یعنی صدر الدین یعقوب مظفر کی تصنیف ہے جس کا نمبر انڈیا آفس لائبریری کے کیٹلاگ میں ۲۵۶۴ ہے۔ ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی مفہوم کو ادا کرتی ہیں اور دونوں ایک سے مضامین و مندرجات پر مشتمل ہیں [۱۳]

(باقی آئندہ)

---

[۱۱] کیٹلاگ انڈیا آفس لائبریری حصہ فارسی کالم نمبر ۱۶۱۰

[۱۲] کتاب دراصل ایک ہی حصہ یا جلد میں ہے۔ یہاں پہلے اور دوسرے حصہ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل کتاب کا آخری حصہ قبول قراخاں نے مرتب و مدون کیا۔

[۱۳] کیٹلاگ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کتاب نمبر ۱۰۳۴ صفحہ ۸۹۴ جلد دوم، مطبوعہ ۱۹۲۴ء طبع ۱۹۲۶ء (کرزن)، میں مرقوم ہے کہ یہ کتاب یعقوب مظفر کرمانی نے تصنیف کی اور قبول قراخاں نے اسے مرتب و مدون کیا۔ اصل کتاب نامکمل تھی۔ اسے بعد میں مکمل کیا گیا، اس کا نمبر ۳۵۶ ہے۔